سوال

(439) گاہک کا مال بھول کر چلے جانا   الخ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اگر دکان میں کوئی اجنبی گاہک مال خریدنے آوے اور قیمت دے جاوے یا دوسری دوکان سے خرید کرلایا ہو اور مال بھول کر چلا جاوے اور یہ نہ معلوم ہو کہ وہ کہاں کا رہنے والا تھا تو اب اس کے بھولے ہوئے اور چیز کو کیا کیا جاوے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بھولی چیز لقطہ ہے ایک سال تک اس کے مالک کا انتظار کیا جائے نہ آئے تو اس کو پہچان کر استعمال کر لیں کبھی اس کا مالک آجائے تو قیمت دے دیں،

(اہلحدیث ۸ جمادی الثانی ۳۳ء سـ)

تشریح :-

قیمتی چیزوں کے لئے یہ حکم ہے الدرالبھیہ میں ہے،

ولا باس بان ینتفع الملتقط بالشئ الحقیر کالعصا والسوط وہما بعد التعریف بہ ثلاثہ رالروضة الندیة ج ٦ ص ٦۴۴)

یعنی کوئی چھوٹی موٹی چیز مثل عصا یا کوڑا وغیرہ کے کسی کو مل جاوے تو اس کو تین دن تک معلوم کرائے اگر اس کا مالک معلوم نہ ہوسکے تو پھر اس کے استعمال کتنے میں کوئی حرج نہیں ہے جیسا کہ احمد وابوداؤد میں حضرت جابر سے حدیث مروی ہے

قال رخص لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ سلم فی العصا دالسوط والحبل واشباہم یلتقطہ الرجل ینتفع بہ وفی اسنادہ المغیرہ بن زیادہ وفیہ مقال وقدوثقہ وکیع وابن معین وابن عدي وفی الصلیحین من حدیث انس ان النبی صلی اللہ علیہ والہ سلم مر بتمرة فی الطریق فقال لولا انی اخان ان تکون من الصدقة لا کلتہا وقد اخراج احمد والطبرانی والبیہقی من حدیث یعلی بن مرة مرفوعاً من التقط لقطة یسیرة حبلا او درہما اوشبہ ذلک فلیعرفہا ثلثة ایام ان کان فرق ذلک فلیعرفہ ستة ایام زادا الطبرانی فان جاء صاجہا فلیصدق بہاء (حوالہ مذکور) .

ان روایات کا مفہوم بھی یہی ہے کہ رسی ، عصار، کوڑا یا ایک چونی تک چیزیں تین دن تک یا پھر زیادہ سے زیادہ چھ دن تک مشتہر کی جاویں بعد میں ان کو استعمال میں لایا جا سکتا ہے یا پھر صدقہ کر دیا جائے ، (مؤلف)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ امرتسری]

جلد2ص423

محدث فتویٰ